Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ھفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۲۶ شہادت ۱۳۵۴ہش ۲۶ اپریل ۱۹۷۵ء	نمبر ۹۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے موحد وہی ہیں جو خدا کے سوا کسی اور کو کوئی شئے خیال نہیں کرتے

مومن کو صرف خدا تعالیٰ کی رضامندی کی حاجت ہوتی ہے۔ اسی کی اطاعت کو وہ مدِّنظر رکھتا ہے

"ذنوب آدمی کو قرب بخشتے ہیں بشرطیکہ ساتھ توبہ اور استغفار بھی ہو۔۔۔۔ فرقہ ملامتی کو میں پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں غیر کے وجود کو بڑا خیال کرتے ہیں اور اپنے اعمالِ صالحہ کو پوشیدہ رکھ کر مخلوق کی نظروں میں متہم (جائے تہمت) ہونا چاہتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے، دوسرے وجود کو تو لاشئے خیال کرنا چاہیئے اور کسی کے ضرر اور نفع پر نظر ہرگز نہ رکھنی چاہیئے۔ نہ کسی کی مدح سے پھُولے اور دِل میں خوش ہو اور نہ کسی کی ذم سے رنجیدہ خاطر ہو۔ سچّے موحد وہی ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے وجود کو کوئی شئے خیال نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ نے مومنوں کی صفت بیان فرمائی ہے کہ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہیں کھاتے اور صرف اپنے مولا کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہیں۔

مومن کو صرف خدا تعالیٰ کی رضامندی کی حاجت ہوتی ہے اور اس کی اطاعت کو وہ ہر دم مدِّنظر رکھتا ہے کیونکہ جب اس کا معاملہ خدا سے ہے تو پھر اسے کسی کے ضرر اور نفع کا کیا خوف ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے بالمقابل کسی دوسرے وجود کو دخل دیتا ہے تو ریاء اور عُجب وغیرہ معاصی میں مُبتلا ہوتا ہے۔ یاد رکھو یہ دخل ایک زہر ہے۔۔۔ کیونکہ جب اِنسان کسی انسان کی خاطر خدا تعالیٰ کے ایک حُکم کی بجا آوری سے قاصر رہتا ہے تو آخر اسے خدا کی کسی صفت میں شریک کرتا ہے تبھی تو قاصر رہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ھفتم ص۱۱۱ تا ص۱۱۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمدللہ۔ البتہ کمزوری ابھی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی صحت اور عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۲۶ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کل طبیعت کچھ خراب رہی۔ نواب محمد احمد خان صاحب فضلِ عمر ہسپتال سے گھر آگئے ہیں۔ شام کو انکی طبیعت کچھ خراب رہی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۵ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لے جاسکے۔ حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الانفال کی چند آیات کی تلاوت کرنے کے بعد ان کی تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ خصوصیات بیان فرمائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر پر ان کے قلوب خوف سے بھر جاتے ہیں۔ نشانات ان کے لئے زیادتی ایمان کا موجب بنتے ہیں۔ وہ توکل کے مقام پر قائم ہوتے ہیں۔ نمازوں میں باقاعدگی اور مداومت اختیار کرتے ہیں۔ اور جو کچھ انہیں دیا گیا اسے خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ان کے مدارج بلند کئے جاتے ہیں اور ان کے لئے مغفرت اور رزق کے غیر معمولی سامان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہیا کئے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہونے والے ایک مزکّی کے ذریعہ ایمان کا تخم بویا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ من حیث الجماعت ایمان کی ان خصوصیات پر ہم قائم ہیں۔ گردشِ لیل و نہار اور ابتلاؤں اور مشکلات کے ہر دور میں ہم نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ ہم متاعِ ایمان کو سب سے زیادہ قیمتی سمجھتے ہیں تاہم احبابِ جماعت کو جائزہ لیتے رہنا چاہئے تاکہ جماعت کا ہر حصہ اور ہر طبقہ ان خصوصیات پر پوری طرح کاربند رہے۔

آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھنے کی تحریک فرمائی۔

چندہ عام اور حصہ آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر فرمودہ چندہ جات ہیں اور لازمی ہیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ رشہادت ۱۳۵۴ ہش
۲۶ راپریل ۱۹۷۵ء

جبر و اکراہ کی مکمل نفی

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو وہ نہ تو خود لوگوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اُس مامور پر ایمان لائیں اور نہ اُس مامور کو اجازت دیتا ہے کہ وہ لوگوں کو حق قبول کرنے پر مجبور کرے۔ ایسا وہ اس لئے کرتا ہے کہ تا لوگ خود اپنی عقل اور سمجھ سے کام لے کر حق کو پرکھیں اور پھر پُوری طرح قائل ہونے کے بعد اسے از خود دلی طور پر قبول کریں اور خود اپنی صواب دید پر حق کو قبول کرنے کے باعث اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں اور حسبِ استعداد اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات اور بلند سے بلند درجات کے مورد بنیں۔

جہاں تک خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو قبولِ حق پر مجبور کرنے کا تعلق ہو سکتا ہے سو اس میں یقیناً یہ قدرت ہے کہ وہ اپنے مامور کو دُنیا میں مبعوث کرنے کے ساتھ ہی ایسا زبردست نشان ظاہر کر دے کہ لوگوں کی گردنیں جُھکی کی جُھکی رہ جائیں اور سارے ہی یکدم ایمان لے آئیں اور مامور من اللہ کی مخالفت کا سوال ہی پیدا نہ ہو اور کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ہو جو حق سے اعراض کر سکے۔ لیکن خُدا تعالیٰ ایسا کبھی نہیں کرتا بلکہ لوگوں کو کھلی چھٹی دیتا ہے کہ اگر اپنی استعدادوں کو صحیح طور پر استعمال نہ کرنے کے نتیجہ میں وہ حق کو قبول نہ کرنا چاہیں تو نہ کریں اور اگر مخالفت پر کمربستہ ہو کر حق کو مٹانا چاہیں تو بیشک اپنا پورا زور صرف کر کے دیکھ لیں وہ اپنے اس مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہوں گے اور حق سعید الفطرت انسانوں کو رفتہ رفتہ اپنی طرف کھینچ کر غالب آ کر رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ وہ خود لوگوں کو حق کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

إِنْ نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ○ وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ○
(الشعراء آیات ۵،۶)

ترجمہ:۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے اُن (یعنی کفار مکہ) پر ایک ایسا نشان اتار دیں کہ اُس کے سامنے اُنکی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں اور (وہ سارے ہی یکدم ایمان لے آئیں لیکن چونکہ ہم ایسا نہیں کرتے اسلئے) رحمٰن کی طرف سے کبھی کوئی ذکر نہیں آتا کہ جس سے لوگ اعراض نہ کرتے ہوں۔

خدا تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ وہ اپنے مامور کی صداقت کو دُنیا پر آشکار کرنے کے لئے حسب ضرورت رفتہ رفتہ نشانات ظاہر کرتا ہے۔ سعید الفطرت اُن وقفہ وقفہ سے ظاہر ہونے والے نشانوں کو دیکھ کر حق کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں جبکہ وہ لوگ جن کی آنکھوں پر پردہ ہوتا ہے اور فطرت سے اُن پر دروازے بند ہوتے ہیں وہ ان نشانوں کا مذاق اڑاتے اور انہیں استہزاء کا نشانہ بناتے چلے جاتے ہیں۔ بالآخر جب ان کی شوخیاں اور شرارتیں حد سے بڑھ جاتی ہیں تب جا کر وہ انذاری نشانات کے ذریعہ انہیں جھنجھوڑتا ہے جس کے نتیجہ میں انہیں اپنی غلط روش کا احساس ہونے لگتا ہے اور وہ حق کی طرف مائل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے مزید فرمایا:۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَأْتِيْهِمْ أَنْبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○
(الشعراء آیت ۷)

ترجمہ:۔ سو (چونکہ) اُنہوں نے (خدا کی آیتوں کو) جھٹلایا ہے اس کے نتیجہ میں (بالآخر) اُن کے استہزاء کی حقیقت ضرور اُن پر کھل جائے گی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر واضح فرمایا ہے کہ وہ لوگوں کو حق کے قبول کرنے پر کبھی بھی مجبور نہیں کرتا بلکہ لوگوں کو یہ اختیار دیتا ہے کہ اگر چاہیں تو وہ حق کو قبول کر کے انعاماتِ الٰہیہ کے وارث بنیں اور اگر چاہیں تو مخالفت، استہزاء اور ایذا رسانی کا طریق اختیار کر کے اپنے آپ کو غضبِ الٰہی کا مورد بنائیں۔ رہا حق کے غالب آنے کا سوال سو وہ بالآخر خود غالب آ کر رہتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ غالب نہ آئے۔

جب خدا تعالیٰ خود لوگوں کو قبولِ حق کے لئے مجبور نہیں کرتا تو وہ مامور من اللہ کو کیسے اجازت دے سکتا ہے کہ وہ لوگوں کو قبولِ حق پر مجبور کرے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بار بار مخاطب کر کے یہی بتایا کہ آپؐ کا کام پیغامِ حق پہنچا دینا ہے آپؐ کو داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ آپؐ لوگوں کو زبردستی مسلمان بنائیں چنانچہ فرمایا:۔

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ○ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ○
(الغاشیہ آیات ۲۲، ۲۳)

ترجمہ:۔ پس نصیحت کر کہ تُو تو صرف نصیحت کرنے والا ہے۔ تُو ان (لوگوں) پر داروغہ (کے طور پر) مقرر نہیں ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے مزید فرمایا:۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ أَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○ (الانعام آیت ۱۰۸)

ترجمہ:۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تجھے ان پر محافظ نہیں مقرر کیا اور نہ تُو ان پر نگران ہے۔

مراد یہ کہ جس طرح مامور من اللہ لوگوں کو قبولِ حق پر مجبور نہیں کر سکتا اسی طرح اگر بداعمالیوں اور مسلسل نافرمانیوں کی وجہ سے ان پر عذاب آ جائے تو اس سے بھی انہیں وہ بچا نہیں سکتا۔ وہ حق کو قبول کرنے یا نہ کرنے میں جب آزاد چھوڑے گئے ہیں تو پھر حق کو رد کر دینے اور استہزاء کا طریق اختیار کرنے کے نتیجہ کے بھی وہ خود ہی ذمہ دار ہیں، بجز خدا تعالیٰ کے رحم کے کوئی انہیں اس کا نتیجہ بھگتنے سے بچا نہیں سکتا۔ حق کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے بارہ میں لوگوں کو آزاد چھوڑا گیا ہے اور حق کو قبول کرنے کے نیک انجام سے شاد کام ہونے یا اسے رد کرنے کے بُرے انجام کو بھگتنے کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دین کے معاملہ میں کسی بھی جبر کی واضح اور غیر مبہم الفاظ میں نفی کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ (البقرہ آیت ۲۵۷)

ترجمہ:۔ دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں (کیونکہ) ہدایت اور گمراہی کا (باہمی) فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔

اور اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر اسی ضمن میں مزید فرمایا:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ (الکہف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور (لوگوں کو) کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی (نازل) ہوئی ہے۔ پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔

الغرض دین کے معاملہ میں خدا تعالیٰ نہ خود کسی قسم کے جبر سے کام لیتا ہے اور نہ اپنے ماموروں کو جنہیں وہ خود اصلاح خلق کی غرض سے مبعوث کرتا ہے جبر سے کام لینے کی اجازت دیتا ہے۔ اور بغیر کسی قسم کے جبر و اکراہ کے بتدریج غلبہ حق کو منصّۂ شہود پر لاتا ہے۔ البتہ دوبارہ بگاڑ پیدا ہونے پر بعد میں آنے والے لوگوں کو جب اقتدار و اختیار ملتا ہے تو وہ آزادیٔ ضمیر کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود جبر سے کام لئے اور جبر کے نت نئے طریقے ایجاد کئے بغیر نہیں رہتے اور اُنہی حرکتوں پر اُتر آتے ہیں جو مامورین الٰہی کے مخالفین و معاندین کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے اور اس طرح امن برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جو ظلم و فساد کو ہرگز بھی پسند نہیں کرتا مظلوموں کی مدد کر کے اس ظلم کا مداوا فرماتا ہے اور امن و عافیت کو دوبارہ بحال کر دکھاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید — آخری — خدمتِ دین کے مواقع

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان بلاک وی (۷) ڈیرہ غازیخاں

اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ کو ابتلا آیا اس میں بیرونی ممالک میں تبلیغ کی مہم کے آغاز کر دینے کی طرف اشارہ تھا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک وسیع منصوبہ بنایا جسے تحریک جدید کا نام دیا گیا۔ وہ ابتلا درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ اس کے نتیجہ میں جماعت کو بشاشت سے دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ اسکے بہترین نتائج اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں پس ہر وہ احمدی جو کسی نہ کسی طور اس تحریک میں شامل رہا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ملنے والے اجر و ثواب میں شریک ہے اور قیامت تک کے لئے یہ صدقہ جاریہ ہے۔ اس تحریک کو چلانے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی جماعت کے افراد سے ۲۲ مطالبات کئے تھے۔ جن میں سے بعض مالی قربانیوں کے متعلق تھے اور بعض جسمانی کے متعلق اور یہ صحیح ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان حقیر

قربانیوں کو نوازا

اور ان میں بے انداز وسعت دے دی۔ کام تو درحقیقت اس نے اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے کرایا لیکن کریڈٹ جماعت کو دے دیا یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص قیامت کے دن جب قبر سے اٹھے گا تو اس کے سامنے نیکیوں کا ایک پہاڑ کھڑا کر دیا جائے گا۔ اور اسے کہا جائے گا کہ یہ تیری نیکیاں ہیں انہیں دیکھ وہ پوچھیگا خدایا۔ میں نے تو کوئی ایسا بڑا کام نہیں کیا تھا۔ جس کا نتیجہ پہاڑ کی صورت میں دیا جا رہا ہے۔ خدا فرمائے گا کہ تیری فلاں نیکی کو ہم نے پسند کیا اور اسے بڑھایا اور وہ اب پہاڑ کی صورت تیرے سامنے ہے۔ تو دیکھو کہ وہ ذات کیسی ذو الفضل العظیم ہے۔ بندہ کی حقیر نیکی کا کتنا عظیم بدلہ دیتی ہے۔ یہی سلوک تحریک جدید میں حصہ لینے والوں سے ہوگا۔ انشاء اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ صحیح ہے کہ بندہ کو بار بار یاد دہانی کی ضرورت رہتی ہے۔ کیونکہ بعض ضروری کام اور ان کی اہمیت اس کی نظر سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ لہذا آج میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے چند مطالبات جو جسمانی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں ان کی اہمیت اور ضرورت کا ذکر کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مطالبہ ۳۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں

مطالبہ ۵۔ وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں کہ پنشنر احباب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

یہ تینوں مطالبات جسمانی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انسان چند روپے دیکر مالی قربانی میں تو حصہ لے سکتا ہے لیکن اصل چیز تو جان اور وقت کی قربانی ہے انسان طبعاً آرام پسند واقع ہوا ہے اور اس کا نفس اسے کسی مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ پس وقت کی قربانی اور جان کی قربانی فضیلت رکھتی ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ جب تک انسان خارزاروں میں سے نہ گزرے۔ خدا تعالیٰ کا ملنا دشوار ہے اس نے اپنے پاس آنے کی راہ تو رکھی ہے لیکن وہ راہ تنگ بنائی ہے۔ اسکو وہی ملتا ہے جو بقول حضرت مسیح موعودؑ "مجنوں کا شہرت لیوے۔ وصال دوست کے لئے نفس پر موت کو وارد کرتا ہے۔ کیونکہ خاک میں ملے بغیر وہ دلدار نہیں ملتا۔"

بکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک میں اسکو ملے یار

پس چندہ دے کر یہ سمجھ لینا کہ ہم "بھی شامل ہیں محبت کے گنہگاروں میں" صحیح نہیں۔ پس عاشق ہر وہ راہ تلاش کرتا ہے جو اسکو محبوب کے پاس لے جانے والی ہو۔ وہاں تو وفا اور اخلاص کی قدر ہے مال یا کوئی اور عمل جو محبت کے جذبے سے خالی ہو اس کے ہاں بار نہیں پا سکتا۔ پس اسی جذبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے ملازم دوستوں کو بلایا ہے کہ وہ بھی رضائے دوست کے لئے اپنے رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے پیش کریں اور عملی طور پر اس جہاد میں شامل ہو کر ثابت کر دیں کہ وہ خدمت دین کی خاطر اپنی جان مال اور اولاد کو نثار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف عارضی کی تحریک اسی مطالبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جاری فرمائی ہے اس تحریک پر عمل کرنے والوں کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بے شمار روحانی فوائد حاصل کئے ہیں۔ ان کو تزکیہ نفس میں انہیں بڑی مدد ملی ہے۔ درحقیقت نفس کے تزکیہ کے لئے اس سے بہتر اور کوئی عمل نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک تزکیہ نفس نہ ہو۔ دل کو پاکیزگی نہیں ملتی اور دل کی پاکیزگی کے بغیر نجات نہیں۔ پس وقف عارضی یہ ہے کہ اپنے گھر سے باہر نکل کر اور اپنے کاروبار چھوڑ کر صرف خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی کے لئے ایام کو صرف کرنا اور ان دنوں خدمت دین کرنا۔ دعا اور استغفار سے اپنے رب کو یاد کرنا ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ وہی محبت اپنے دعوے میں صادق ہے جو اپنے محبوب کو ہر حرکت و عمل سے یہ ثابت کر دے کہ اس کی زندگی اس کی راہ میں وقف ہے اور اس کی محبت کے مقابلے میں باقی حاجات اور ضروریات ہیچ ہیں۔

اسی طرح پنشنر احباب سے بھی خلیفہ وقت نے وقف زندگی کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ اب زندگی کے آخری ایام بجائے کسی دنیاوی کام میں لگانے یا آرام کرنے کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیں۔ اسی میں ان کی کامیابی ہے۔ ملازمت پیشہ لوگوں کو مدت دراز تک اپنے افسران کو جناب جناب والا۔ حضور۔ حضور والا سرکار عالی وغیرہ کہتے گذری ہے۔ معلوم نہیں انہوں نے ادنیٰ مخلوق کی خوشنودی کے لئے کیا کیا جتن کئے ہوں گے۔ اب انہیں چاہیئے کہ اپنے مالک حقیقی کی ڈیوٹی بھی ادا کریں۔ دین کی خدمت کریں۔ اور عمر کا بقیہ حصہ رب رحیم کی خوشنودی کے لئے صرف کریں۔ وہ لوگ اب روزگار کے فکر سے آزاد ہیں۔ وہ یکسوئی سے خدمت دین کر سکتے ہیں۔ انہیں لازم ہے کہ دینی کام کر کے اپنی عاقبت سنواریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو کر پیش ہوں۔ دنیاوی خدمت کے بدلے انہیں چند پیسے بقیہ عمر گذارنے کیلئے ملے ہیں۔ اب اگر وہ عمر کا باقی حصہ خدمتِ دین میں صرف کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ابدی زندگی کے لئے لازوال دولت دے گا۔ انہیں حیاتِ طیبہ ملے گی۔ اور قرب کی نعمت بھی ملے گی۔

پس ایسے احباب جو پنشنر ہوں اور ان کی صحت ابھی ٹھیک ہو اور وہ خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اپنی زندگی خلیفہ وقت کے ہاتھ پر وقف کر دیں خلیفہ وقت انہیں بار بار بلا رہا ہے کہ وہ آئیں اور اس جہاد میں شامل ہوں کہ اپنے عمر کے آخری حصہ کو ضائع ہونے سے بچا لیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنتیوں کو بھی جنت میں ایک حسرت ہوگی۔ وہ کہیں گے کہ کاش کہ! ہم اپنی عمر کا بہت سا حصہ ضائع نہ کرتے اور دین کی خدمت کرتے تو آج جنت میں اعلیٰ مقام پر ہوتے۔

مطالبہ ۲۲ اپنی اولاد کو دین کیلئے وقف کریں

یہ مطالبہ بھی بہت اہم اور بڑی برکات کا موجب ہے۔ انسان بالطبع چاہتا ہے کہ اسکی اولاد دنیوی لحاظ سے بہت اچھی بن جائے اور وہ اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت اس طرح پر ہو کہ وہ جوان ہو کر اعلیٰ منصب پر فائز ہوں اور دنیوی لحاظ سے صاحب ثروت اور صاحب عزت ہوں۔ وہ اولاد کی دینی بے رغبتی تو برداشت کر لیتا ہے لیکن دنیوی لحاظ سے بے رغبتی کو برداشت نہیں کرتا لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ اس کا یہ کوشش ضرور بار آور ہو گی اور وہی نتیجہ پیدا کرے گی جس کا تصور اس کے دل میں ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کر دے تو اسے ہر لحاظ سے فائدہ ہی فائدہ ہے اسے اگر دین ملے گا تو دنیا بھی خدا تعالیٰ دے گا۔ وہ عزت میں دنیوی لحاظ سے بھی بہتر ہوں گے۔ دین کے ساتھ دنیا مل جائے تو وہ خیر و برکت کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن نری دنیا تو اکثر اوقات ہلاکت کا موجب بن جاتی ہے۔ لیکن نادان انسان اکثر اوقات خیر و برکت والی نعمت کو ثمناً قلیلاً کے عوض بیچ ڈالتا ہے اور دنیا طلبی میں اپنا اور اپنی اولاد کا فائدہ دیکھتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو چیز خدا کے نام پر وقف کر دی جائے اسے بقاء مل جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے لڑکے کو خدا کے

نام پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے باقی رکھا۔ اور بڑھایا اور فرمایا کہ میں تیری ذریت کو اتنا بڑھاؤں گا کہ ریت کے ذرے تو گنے جا سکیں گے لیکن تیری ذریت کو کوئی گن نہیں سکے گا۔ شہداء جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان فدا کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کو وفات یافتہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اسی طرح پر جو مال خدا کی راہ میں دیا جائے۔ وہی باقی رہتا ہے۔ باقی سب مال جو اپنے نفس پر خرچ کیا جائے۔ ضائع ہوتا ہے۔ پھر یہی بات ہے کہ اولاد کا خدا کی راہ میں وقف کر دینا ماں باپ کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دیتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی خوش نصیب ہیں جن کے بچے خدا کی راہ میں وقف ہیں اور وہ دین کی خدمت کر رہے ہیں سچ پوچھو تو واقف زندگی کی ہر حرکت و سکون عبادت ہے چاہے وہ سو رہا ہو یا کسی سے گفتگو ہو یا کوئی اور کام کر رہا ہو اور ہم نے کسی واقف زندگی کو دنیوی لحاظ سے فروتر نہیں دیکھا۔ بلکہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کا خود متکفل اور متولی ہو جاتا ہے اور جو خدا کی کفالت میں آ جائے۔ اسے کسی تشویش کی کیا ضرورت . . . . حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں . . . یہی آرزو رکھتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی
وقف کرنے کے لئے اگر مر کے
پھر زندہ ہوں اور پھر مروں
اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا
شوق ایک لذت کے ساتھ
بڑھتا ہی جاوے۔ پس تم جو
میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو
تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے
زندگی کا وقف میں اپنی زندگی
کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر
تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے
کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو
پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی
وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"

پھر فرمایا:۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے۔ تو وہ اللہ کے لئے زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اس کی روح بول اٹھے۔

اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا۔ وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء)

پس اپنی اولاد کو خدا کی راہ میں وقف کر دینے میں ان کی حیات ہی حیات ہے اور جو ایسا نہیں کرتا وہ ابدی حیات کو اپنے ہاتھ سے کھوتا ہے۔ ؎

زیر ایں موت است پنہاں صد حیات
زندگی خواہی بخور جام ممات . . .

میں دوستوں کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ وہ اپنی نرینہ اولاد میں سے کم از کم نصف یا معتدبہ حصہ خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ کیونکہ سلسلہ کو اس وقت اشاعت اسلام کے لئے ان کی اشد ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ یہ گھاٹے کا سودا نہیں بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

محبت میں عجب دستور دیکھا
اسی کی جیت ہے جو ہار جائے

خدا تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق دے۔

جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کا بے مثال

وقارِ عمل

تین صد افراد جماعت کا فقید المثال مظاہرہ

مکرم عبدالعزیز صاحب کوثر ایم اے تخت ہزاری ضلع سرگودھا

جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا نے مورخہ ۱۶ تا ۱۹ اپریل چار یوم اجتماعی شاندار وقار عمل کیا۔ اجتماعی وقار عمل میں جماعت کی ہر تنظیم اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے بھرپور شمولیت کی سعادت حاصل کی وقار عمل کے مناظر قابل دید اور روح پرور تھے۔

ایک کنال ایک مرلہ کا پلاٹ (ملحقہ جامع مسجد فضل عمر احمدیہ جو کہ زرخرید تھا) کے گرد پختہ و خام اینٹوں کی دیوار کرنا مقصود تھی۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق اتوار مورخہ ۱۶ اپریل کو علی الصبح وقار عمل کا آغاز عاجزانہ دعا کے ساتھ مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ مکرم سید لعل پادشاہ صاحب معلم مقامی اور مکرم نذیر احمد صاحب زعیم انصار اللہ کے تعاون سے شروع ہوا۔

صورت حال یہ تھی کہ جائے تعمیر پر نہ پختہ اینٹیں تھیں اور نہ ہی گارا رکھنے کے لئے مستری تھے۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اطفال و خدام انصار اور لجنہ و ناصرات کے بھرپور تعاون سے ہر چیز مہیا ہو گئی اور کام شروع کروا دیا گیا۔ اطفال الاحمدیہ نے مٹی کا انتظام کیا۔ ناصرات الاحمدیہ نے زیر نگرانی سیدہ مبارکہ شاہ صاحبہ اینٹوں کو بنیادوں کے قریب رکھنے اور سپلائی جاری رکھنے کا کام سنبھالا اور کئی مرتبہ ایک ڈیڑھ فرلانگ سے پختہ و خام اینٹیں اپنے سر پر اٹھا کر کام کو رکنے سے بچاتی رہیں۔ اور کام نہایت خوبی سے چلتا رہا۔

انصار و خدام نے گارا بنانے اور اینٹیں پکڑوانے اور لگانے کا کام کیا۔ اور اس دوران مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار بھی شامل رہے جس سے کام کرنیوالوں کو ایک عجیب ولولہ اور حوصلہ ملتا رہا۔ اور ان کے حوصلے باوجود جان توڑ کوشش اور تھکاوٹ کے بہت بلند رہے۔

۱۶ اور ۱۷ اپریل دو دن کی مختصر مدت میں اس وسیع و عریض پلاٹ کے چاروں طرف چھ چھ فٹ اونچی دیوار بنا دی گئی۔ ۱۸ اپریل کو مسجد کی سفیدی اور لپائی کا انتظام کر کے گارا تیار کیا گیا اور ۱۹ اپریل کو لجنہ اماء اللہ نے نہایت ہی جوش و خروش سے اپنے فرائض سرانجام دئے اور نئی تعمیر شدہ مکمل چار دیواری کے علاوہ مسجد و مرکز کی چھتیں اور سابقہ کمزور دیواروں کی دو طرفہ لپائی کر دی۔

مجموعی طور پر تین صد افراد جماعت نے اس وقار عمل میں حصہ لیا۔

اس وقار عمل کا غیر از جماعت لوگوں اور دیگر پر بہت ہی اچھا اثر پڑا۔ وہ ہماری اس "اپنی مدد آپ" کے تحت قربانی کو اپنے لوگوں میں بطور سبق پیش کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے ہماری کمزوریوں کو دور فرماتے ہوئے ہمیں مزید اتفاق و یگانگت اور خدمت دین کی توفیق بخشے اور ہماری کمزور مساعی کو استحکام بخشے (وباللہ التوفیق)

کلام الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف تدبر و تفکر اور غور سے پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارِئٍ یَلْعَنُہُ الْقُرْآنُ یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گذر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہیئے اور پھر اس پر عمل کیا جاوے"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء)

تمام اراکین انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ روزانہ باترجمہ تلاوت کیا کریں اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس کا پابند بنائیں

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۳)

مسل نمبر ۲۲۰۰۷

میں بشیر احمد ولد عبدالکریم صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷۵ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- ۸ مرلے خام مکان قیمت -/۱۵۰۰ روپے
۲- مویشی -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۵۰ روپے سالانہ آمد بصورت کاشتکاری ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد بشیر احمد ولد عبدالکریم چک ۸۹ ج ب رتن ڈاکخانہ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔ گواہ شد عبدالرحمٰن قادیانی ولد محمد دین صاحب سیکرٹری مال جماعت ۸۹ ج ب۔ گواہ شد محمد سلیم ولد بشیر احمد پسر موصی۔

مسل نمبر ۲۲۰۰۸

میں وسیمہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد شفیق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی اکاون تولے کل قیمت -/۲۸۲۵۰ روپے
۲- ایک کنال پلاٹ واقع دارالصدر غربی قیمت -/۲۰،۰۰۰ روپے۔
۳- حق مہر وصول شدہ -/۱۰،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ وسیمہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد شفیق صاحب گل گشت کالونی ملتان۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد شفیق خاوند موصیہ۔ گواہ شد صادق احمد نعیم ولد حکیم محمد صدیق صاحب ۳۰۲/B گلگشت کالونی ملتان۔

مسل نمبر ۲۲۰۰۹

میں حافظ عبدالعزیز ولد میاں محمد صاحب قوم گوندل ریٹائرڈ ملازم عمر ۶۶ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۴ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

پلاٹ واقع بھیرہ رقبہ ۲ ۱/۲ مرلہ جس کی موجودہ قیمت -/۱۳۰۰ روپے ہے اس پلاٹ کے ۱/۲ حصہ کا مالک و قابض ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد حافظ عبدالعزیز ولد میاں محمد صاحب پلاٹ ۲/۲۷ اے جوہر کالونی سرگودھا شہر۔ گواہ شد محمد حیات ولد غلام محمد جوئیہ سیکرٹری وصایا سرگودھا شہر۔ گواہ شد بشیر احمد قمر مربی سلسلہ ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۲۰۱۰

میں نصرت جہاں بنت حافظ عبدالعزیز صاحب قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۴ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ نصرت جہاں بنت حافظ عبدالعزیز صاحب پلاٹ ۲/۲۷ اے جوہر کالونی سرگودھا شہر۔ گواہ شد محمد حیات جوئیہ سیکرٹری وصایا سرگودھا شہر گواہ شد حافظ عبدالعزیز ولد میاں محمد صاحب گوندل والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۲۰۱۱

میں خورشیدہ پروین زوجہ ماسٹر محمد صدیق صاحب قوم موہل پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ خورشیدہ پروین زوجہ ماسٹر محمد صدیق صاحب جنجوعہ مکان نمبر ۳۰۵ جوہر کالونی سرگودھا۔ گواہ شد ماسٹر محمد صدیق خاوند موصیہ۔ گواہ شد رفیق احمد ولد تاج دین صاحب جوہر کالونی سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۲۰۱۲

میں چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری احمد علی خان صاحب قوم راجپوت کا ٹھگڑھی پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲/۳ ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی نہری ۴۰ ایکڑ واقع چک ۲/۳ ضلع سانگھڑ قیمت -/۴۰،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اپنی اس آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری نذیر احمد چک ۲/۳ ڈاکخانہ چک ۳ ضلع سانگھڑ سندھ۔
گواہ شد۔ چوہدری عبدالرحیم عرف جرنیل ہڑپہ شہر ضلع ساہیوال۔
گواہ شد۔ چوہدری غلام رسول محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

بازیافت عینک

ایک دھوپ کی عینک برادرم مکرم صلاح الدین صاحب ایوبی کی دعوت ولیمہ میں کوئی صاحب میز پر چھوڑ گئے تھے جن کی ہو مجھ سے لے لیں۔ (حمید احمد المنار دواخانہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- عزیزم مکرم سعید احمد صاحب ڈسپنسر میڈیکل ڈسپنسری ساماہ و تھرپارکر سندھ گزشتہ دنوں بیمار ہو گئے تھے۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ ان کی صحت و تندرستی نیز بیش از بیش خدمات سلسلہ بجالانے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید)

۲- میرے بڑے بھائی حکیم واحد بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں معدہ کی تکلیف کی وجہ سے ۶ ماہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ کل گلوکوز اور ٹیکہ لگایا گیا جس کی وجہ سے رات کو کچھ افاقہ رہا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(حکیم بشیر احمد خان بہاولپور حال فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۳- خاکسار عرصہ دو ماہ سے دونوں ہاتھوں پر چنبل کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ چند دنوں سے تکلیف اتنی بڑھ گئی ہے کہ ہاتھوں سے کھانا بھی نہیں کھا سکتا۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد از جلد کامل صحت دے۔ آمین۔

(محمد صدیق ولد چوہدری محمد یوسف صاحب مرحوم احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

۴- خاکسار کی بھاوجہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ محترم ظفر علی صاحب امینی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اب طبیعت زیادہ خراب ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مقبول احمد امینی سندھ)

۵- میری والدہ محترمہ (اہلیہ مکرم ملک ممتاز احمد صاحب) بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (ملک محمود احمد شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماریشس میں جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام سیرۃ النبیؐ کا کامیاب جلسہ

ملک کے وزیرِ اعظم اور وزیرِ تعلیم کی شرکت، جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات کا اعتراف

مبلّغ ماریشس مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد مطلع فرماتے ہیں کہ :-

ماریشس میں ۲۶ مارچ کو جلسہ سیرت النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اس غرض سے پلازا ہال ریزرو کرایا گیا۔ دعوت نامے چھپوا کر قبل از وقت کثرت سے تقسیم کروائے۔ جلسہ کے موقع پر ہال خدا تعالیٰ کے فضل سے سامعین سے پُر تھا۔ ماریشس کے وزیرِ اعظم اور وزیرِ تعلیم کے علاوہ دیگر متعدد معزّزین بھی شریک جلسہ ہوئے۔ ٹی۔وی نے دو بار اور ریڈیو نے تین بار اس جلسہ کی خبر نشر کی۔

اس موقع پر ماریشس کے وزیرِ اعظم نے تقریر کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی بے لوث مساعی کو سراہا اور خاص طور پر تنزانیا کے سابق وزیر انصاف جناب عمری عبیدی صاحب مرحوم جو بفضل اللہ تعالیٰ نہایت مخلص احمدی تھے کا ذکر کیا اور بتایا کہ میں ان کے خیالات سے بہت متاثر ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرۃ النبیؐ کا یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا، الحمد للہ۔

خدا کرے ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو! (حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال عنقریب ختم ہو رہا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو خصوصی طور پر توجہ دلائی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور نہایت بشاشت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو پیش کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"اگر احبابِ جماعت اپنے ربّ کریم پر بھروسہ رکھیں گے تو وہ یاد رکھیں خدا ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ انہیں مالی قربانی کی بھی توفیق دے گا۔ ایک جذبہ اور بشاشت کے ساتھ قربانی دینے کا سوال ہے وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو کسی جگہ ٹھہرنے والا نہ ہو۔ جیسے اس کی رحمتیں پہلے نازل ہوتی رہی ہیں ویسے ہی اب بھی نازل ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر فروری ۱۹۷۵ء مطبوعہ الفضل ۱۳ر مارچ ۱۹۷۵ء)

احباب جماعت بالخصوص عہدیدار اصحاب کا یہ فرض ہے کہ وہ دن رات ایک کر کے اپنی ذمہ داریاں کو ادا فرماویں۔ سیکرٹریانِ مال کے پاس چندوں کی جو رقم جمع ہو وہ فوری طور پر مرکز میں ارسال کریں اور جو رقم ساتھ کے ساتھ جمع ہوتی رہے اُسے التزام کے ساتھ ۳۰ راپریل سے پہلے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انہیں توفیق دے کہ وہ غلبۂ اسلام کی خوشکن گھڑیوں کو قریب سے قریب تر لے آویں۔ آمین

(ناظر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اشاعتِ اسلام کا ایک عظیم منصوبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :-

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کا ایک عظیم منصوبہ اور عدیم المثال تحریک ہے۔"

اس منصوبہ کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے حضور نے جماعت سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا۔ آپ نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا۔ اس سال آپ نے اپنے وعدہ کا مزید ۱/۱۵ حصہ ادا کرنا ہے۔ گویا سال کے آخر تک آپ کے کل وعدہ کا ۲/۱۵ ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواستِ دعا :- مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب بنگوی سیکرٹری مال جڑانوالہ ضلع لائلپور کی آنکھ کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور نظر کی بہتر طور پر بحالی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ظہیر الدین احمد آف شاہدرہ)

حیدر آباد دکن کے ایک قدیمی احمدی

محترم سیٹھ محبوب علی صاحب وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم سیٹھ محبوب علی صاحب جو محترم سیٹھ محمد غوث صاحبؓ آف حیدر آباد دکن کے داماد اور محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کے بہنوئی تھے کا بمقام کراچی بتاریخ ۱۹ راپریل ۱۹۷۵ء حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیٹھ صاحب مرحوم نیک، حلیم، کم گو اور تہجد گزار تھے۔ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت و عقیدت تھی۔ حیدر آباد دکن سے پاکستان آنے اور کراچی میں آباد ہونے کے بعد کاروباری اور مالی دشواریوں کے باوجود کسی پر بار نہ بنے۔ نہایت بُردباری اور صبر سے مشکلات کا مقابلہ کرتے رہے۔ عزیزوں اور دوستوں کی مالی امداد بھی نہایت خاموشی سے فرماتے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار اہلیہ، دو لڑکے مکرم منور احمد صاحب اور مکرم منیر احمد صاحب اور آٹھ لڑکیاں (جن میں سے ۶ شادی شدہ ہیں) اور متعدد پوتے پوتیاں، نواسے اور نواسیاں چھوڑی ہیں۔

وفات کے وقت آپ کی ایک لڑکی مبارکہ بیگم صاحبہ اور ان کے شوہر کیپٹن سجاد حسین صاحب امریکہ میں اور ایک لڑکا منیر احمد صاحب خانپور ہونے کے سبب جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔

جنازہ ۲۰ راپریل کو بذریعہ طیارہ لائلپور پہنچا جس کے ساتھ آپ کے بڑے لڑکے منور احمد صاحب، دو لڑکیاں منصورہ بیگم صاحبہ بمعہ شوہر عزیز حسین صاحب اور زبیدہ بیگم صاحبہ بمعہ شوہر محمود احمد کمال صاحب کراچی سے آئے جبکہ مکرم محمد اکرم صاحب ابن محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم لاہور سے اور نسیم عزیز صاحب رسالپور سے نمازِ جنازہ میں شرکت کے لئے ربوہ پہنچے۔ نمازِ جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے دعا کرائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد نے شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

تقریب رخصتانہ

میری بیٹی عزیزہ نعیمہ طاہرہ بی۔اے، بی ایڈ (جس کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء کو عزیزم شیخ طاہر احمد صاحب ساکن اسلامیہ پارک لاہور کے ساتھ پڑھا تھا) کی تقریب رخصتانہ ۲۰ اپریل بروز اتوار عمل میں آئی جس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نعیمہ کے بھائی کریم احمد طاہر نے کی۔ بعدہٗ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نظم عزیزم لطف الرحمٰن نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی جس میں بزرگانِ جماعت اور احباب کرام نے شمولیت فرمائی، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جملہ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔

(روشن الدین گولبازار۔ ربوہ)

خریداران الفرقان کیلئے اطلاع

ماہنامہ الفرقان ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔ اپریل کا رسالہ پندرہ اپریل کو ڈاکخانہ سے بھجوا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شمارہ بھی اپنے مضامین کے لحاظ سے خاص نمبر ہے۔

اگر کسی دوست کو رسالہ نہ ملا ہو تو بذریعہ خط اطلاع فرماویں۔ انہیں رسالہ دوبارہ بھجوا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(منیجر الفرقان ربوہ)